جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر دنیا کے ہاتھ میں پہنچائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍فروری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ ہے یعنی نوع انسانی کی طرف دنیا کے کسی خطے میں انسان بستا ہو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اس کی طرف بھی ہے اس کی خوشحالی اور بہبود کے لئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوع انسانی کے ہر فرد کے لئے بشیر بھی ہیں اور نذیر بھی ہیں اور یہ جو بشیر ہونا ہے آپ کا، اس قدر بشارتیں ہیں انسان کے لئے اس کلام الٰہی میں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ان بشارتوں کا تعلق اس ورلی زندگی سے بھی ہے اور ان بشارتوں کا تعلق اس ابدی زندگی کے ساتھ بھی ہے جو انسان کو اس دنیا سے کوچ کرنے کے بعد ملتی ہے۔

اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نذیر بھی ہیں مومنوں کے لئے بھی نذیر ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے بھی نذیر ہیں۔ عام طور پر جہاں مضمون قرآن کریم کا اجازت نہ بھی دیتا ہو بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا کے معنے یہ کر دیئے جاتے ہیں کہ مومنوں کے لئے بشیر اور کافروں کے لئے نذیر لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت جب قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوئی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا:۲۹) تو یہ بشیر و نذیر

مومن و کافر کے لئے ہیں۔ اس کی وضاحت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں فرمایا انسان کو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف:۱۸۹) میں نذیر بھی ہوں اور بشیر بھی ہوں مومنوں کے لئے۔

نذیر ہونا، ہوشیار کرنا، انتباہ کرنا مومن کو اور ہے کافر کو اور۔ یہ تو تسلیم لیکن یہ سمجھنا کہ آپ بشیر صرف مومن کے لئے ہیں اور نذیر صرف کافر کے لئے ہیں، یہ غلط ہے۔ قرآن کریم کی آیات اس کی توثیق نہیں کرتیں۔

کافروں کو یہ بشارت دی کہ اگر اس زندگی میں بھی تم خوشحالی اور امن اور سکون کی زندگی چاہتے ہو تو تمہیں قرآن کریم پر ایمان لانا پڑے گا اور ایمان لاؤ گے تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ قرآن کریم نے ان کو یہ بشارت بھی دی کہ اس زندگی کے بعض معاملات ایسے ہیں جن کا تعلق روحانیت سے نہیں بلکہ محض ورلی زندگی کے ساتھ ہے اور ان معاملات میں اگر تم خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کرو گے جو قرآن کریم نے بتایا تو تمہیں اس کا نتیجہ مل جائے گا۔ صرف اس وجہ سے کہ تم قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے اپنے اس عمل کے نتیجہ سے تم محروم نہیں کئے جاسکتے مثلاً فرمایا لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى (النجم:۴۰)

اب جس میدان میں غیر مسلم نے یعنی علمی میدان میں اور زندگی کے ان شعبوں میں جن کا براہِ راست (ویسے تو ہر چیز کا تعلق روحانی زندگی سے ہے لیکن براہِ راست) روحانی زندگی سے تعلق نہیں تھا جب کوشش کی تو انہیں نتیجہ مل گیا۔ یہ سائنس کی ساری ترقیات خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے نتیجہ میں ملیں جو اللہ تعالیٰ نے دنیوی سعی کو مقبول کر کے اپنی رحمت ان پر نازل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سائنس دان ایک ایسا وقت دیکھتے ہیں اپنی زندگی میں کہ جو کوشش کر رہے ہیں علمی میدان میں اندھیرا آجاتا ہے سامنے اور ان کو کچھ پتا نہیں لگتا کہ ہم آگے کس طرح بڑھیں تو ان کی یہ تڑپ جو ہے کہ آگے بڑھیں کیونکہ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیۃ:۱۴) میں ''كُمْ'' سارے انسانوں کے لئے کہا گیا ہے۔ تو اندھیرے میں وہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس تڑپ کو دعا قرار دے کے اور ان کی اس تڑپ کے نتیجہ میں اس محجوب

کی جو دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کو جانتا بھی نہیں لیکن دعا کی کیفیت اس کے اندر پیدا ہوتی ہے اسے قبول کرتا اور اس کے لئے روشنی پیدا کر دیتا ہے۔

تو قرآن کریم کی تعلیم اور ہدایت اور وہ راہیں جو ترقی کے لئے قرآن کریم نے بیان کیں اس دنیا میں بھی مومن و کافر کے لئے بشارتیں بھی رکھتی ہیں اور انذار کا پہلو بھی رکھتی ہیں یعنی اگر صحیح راہ کو اختیار کرو گے فلاح پاؤ گے۔ اگر صحیح راہ کو اختیار نہیں کرو گے ناکام ہو جاؤ گے۔

اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمتوں سے بھرپور احسان جو ہے وہ صرف نوعِ انسانی پر نہیں بلکہ عالمین پر ہے وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:۱۰۸) لیکن چونکہ انسانی زندگی سے باہر ہر شے انسان کی خدمت کے لئے مامور ہے اس لئے زیادہ فائدہ اس رحمت سے نوعِ انسانی حاصل کرتی ہے اور نبی کریم رحمۃ للعالمین اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا جو رنگ اپنے پر چڑھایا تو بہت ساری روشنیاں آپ کی ہستی اور وجود سے باہر نکلیں تو رحمۃ للعالمین اس لئے بنے کہ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا تھا کہ رَحۡمَتِيۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَيۡءٍ (الاعراف:۱۵۷) میں رحیم ہوں، رحمان ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس واسطے وہ ایک جو کامل طور پر میرا عکس بنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ رحمۃ للعالمین بن گیا اور اس رحمت کے جلوے انسانی زندگی پر جو ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان قرآن کریم میں ہے ان ساری باتوں پر غور کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر انسان کا یہ حق قائم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اسے قرآن کریم کی تعلیم حاصل ہو اور اس تک قرآن کریم کا حسن اور انوار پہنچائے جائیں اس لئے قرآن کریم کی اشاعت ضروری ہوگئی۔

ہر صدی میں حتی المقدور اپنی طاقت کے مطابق امت مسلمہ کے اولیاء قرآن کریم کے نور اور حسن کو غیر مسلموں میں پھیلانے کی کوشش کرتے رہے اور اسی کے نتیجہ میں اور اس پیار اور اس خدمت اور ان اخلاق کے نتیجہ میں لاکھوں کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ اور اس کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چودہ سو سال میں جیتے گئے لیکن اسلام کی ترقی اپنے عروج کو ابھی نہیں پہنچی تھی ان تمام عظیم کوششوں کے باوجود اس لئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارتوں میں یہ اطلاع بھی دی تھی کہ اس زمانہ میں جس میں مہدیؑ اور مسیحؑ

تیرے ایک روحانی فرزند، تیرے ایک فدائی خادم کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور اس زمانہ میں پھر ساری دنیا میں اسلام کامیابی کے ساتھ پھیلے گا۔

یہی وہ زمانہ ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم، صحیح تفسیر اور معنی اور مفہوم کے ساتھ، ساری دنیا کے انسانوں کے ہاتھ میں پہنچائے اور ساری دنیا کے ہاتھ میں قرآن کریم کی تعلیم پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں اس کا ترجمہ ہو ایسا ترجمہ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح بھی ہو اور مقبول بھی ہو اور برکتوں والا بھی ہو اور تاثیر رکھنے والا بھی ہو۔ اس کے لئے جماعت نے شروع سے ہی کوشش کی اور بہت سی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ جنہوں نے ان کو پڑھا، اثر قبول کیا اور قرآن کریم کی عظمت کو پہچانا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں یہ تراجم ممد و معاون ہوئے لیکن ابھی کام ختم نہیں ہوا کیونکہ بیسیوں زبانیں ایسی ہیں جن میں ابھی تراجم جماعت احمدیہ کی طرف سے اور تفسیر قرآن کریم صحیح معنی اور صحیح تفسیر کے لحاظ سے نہیں دیئے۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں جو کثرت سے بولی جانے والی زبانیں ہیں پہلے انہی کو لینا چاہیئے تاکہ زیادہ ہاتھوں میں کم وقت میں قرآن کریم اپنی پوری عظمت اور شان کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پہنچ جائے۔ میں نے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا کہ سپینش زبان میں جو ساؤتھ امریکہ اور سپین کی زبان ''پورچوگیز'' زبان بھی اس سے ملتی جلتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو پرتگالی زبان بولنے والے ہیں وہ سپینش زبان بھی سمجھ جاتے ہیں۔ پھر فرانسیسی ہے ایک وقت میں ان کی بڑی کالونیز (Colonies) تھیں۔ کالونیز کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ میرا یہ مضمون نہیں لیکن اس کے نتیجہ میں انگریزی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان روس اور چین کو علیحدہ کر دیں اگر، تو فرانسیسی تھی، تیسری اٹیلین زبان کے بعد رشین (Russion) اور چائنیز (Chinese) زبان کے ترجمے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ توفیق دے مجھے جب تک میں زندہ ہوں اور جماعت کو جو قیامت تک زندہ رہنے کی بشارتیں اپنی جھولیوں میں رکھتی ہے کہ وہ ترجمے بھی جلد سے جلد شروع ہو جائیں۔

میں آج یہ بتانے لگا ہوں کہ ان تین زبانوں کے ترجموں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ چند

دن ہوئے مجھے اطلاع ملی یورپ کے اس ملک سے جہاں یہ ترجمے کروائے جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ کسی ایک سورۃ کا ترجمہ نمونتاً ہمیں بھجوائیں تا کہ ہم تسلی کر لیں کہ آپ اس قابل ہیں یا نہیں کہ ترجمہ صحیح کر سکیں؟ تو انہوں نے سورۃ الدھر کا نمونہ بھجوایا۔ ترجمہ کے لحاظ سے یہ سورۃ مشکل ہے یورپ میں ہی ان کو دیکھا جا سکتا ہے اور پرکھا جا سکتا ہے اور ان پر تنقید کی جا سکتی ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں تک یا چند ہفتوں تک ان سے معاہدہ ہو جائے گا اور ان کا یہ وعدہ ہے کہ ہم پندرہ مہینے میں تینوں زبانوں کے تراجم اور تفسیر، کوئی چودہ چودہ سو صفحے کی کتاب ہے، ہمیں دے دیں گے اور دعویٰ ہے ان کا (ویسے انسان کمزور ہے غلطی بھی کرتا ہے آپ دعا کریں کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتے ہوئے غلطی نہ کریں کوئی) کہ اگر کوئی ایک لفظ ایسا آپ نکال سکیں ہمارے ترجمہ میں جو صحیح نہ ہو تو ہم بارہ سو فرینک (جس کا مطلب ہے کہ کئی ہزار روپیہ) اس ایک لفظ پر حرجانہ دیں گے۔ تو بظاہر تو بڑی مشہور ہے دنیا میں وہ فرم ترجمہ کرنے کے لحاظ سے۔ آج میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو وعدہ کے مطابق پندرہ مہینے کے اندر اندر یہ تراجم اور تفسیر (بہت بڑی تفسیر ہے چودہ سو صفحے میں آتی ہے) کرنے کی توفیق بھی دے اور ایسا ترجمہ ہو جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح اور درست اور اثر رکھنے والا ہو اور یہ حقیر جماعت دنیا کی نگاہ میں اور کمزور اور کم مایہ جماعت، خدا تعالیٰ کے حضور کچھ تھوڑا سا جو پیش کر رہی ہے خدا تعالیٰ اسے قبول کرے اور افراد جماعت کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو یہ مہم جاری ہے اس میں برکت ڈالے اور ہماری زندگی کی جو سب سے بڑی خوشی ہے کہ ہم اسلام کو غالب ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں وہ خوشی ہماری پوری کرے اور ہمیں توفیق دے کہ اسی کے مطابق ہم اور زیادہ اس کے سامنے عاجزانہ جھکنے والے اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

میں نے اشارہ کیا کہ ترجمہ صحیح اور تفسیر صحیح ہونی چاہیئے اس کا کوئی معیار ہونا چاہیئے اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں ہیں جو دیکھنی پڑتی ہیں چند باتوں کا میں ذکر کروں گا۔

ایک تو یہ ہے کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا اس لیے کسی ایک لفظ کا بھی ایسا ترجمہ کرنا جائز نہیں جس جس کو عربی جائز نہ کہتی ہو یعنی جو ترجمہ یا جو معنی لغتِ عربی نے کسی

عربی لفظ کے بتائے ہیں اس سے باہر نہ ہو ویسے تو چونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نازل کرنے والا ہے اس واسطے وہ اپنی حکمتِ کاملہ اور قدرتِ کاملہ سے عربی الفاظ استعمال کرتا ہے مثلاً زکوٰۃ کے بارہ چودہ معنے ہیں۔ تو بہت سے معانی میں قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کی جاسکتی ہے سیاق وسباق کے لحاظ سے۔ تبھی یہ چھوٹی سی کتاب اتنے عظیم اور وسیع علوم پر حاوی ہوگئی۔

دوسرے یہ کہ کوئی ایسا ترجمہ یا تفسیر نہ کی جائے جو قرآن عظیم کی کسی دوسری آیت یا آیات کے خلاف ہو اور اس ترجمے اور تفسیر کی تائید دوسری کوئی آیت نہ کرتی ہو بلکہ اس کے خلاف بات کر رہی ہو۔ میں ایک مثال لیتا ہوں۔ عیسائی پادریوں نے اس پر بہت کچھ اعتراض کیا۔ ’’حور‘‘ کا لفظ ہے کہ جنت میں حوریں ہوں گی۔ تو ناسمجھی سے انہوں نے اعتراض کر دیئے۔ اس ایک لفظ کو لے کے جو عیسائیوں کی طرف سے قابل اعتراض بنا اس کو لے کے میں آپ کو مثال دے رہا ہوں کہ ایسے کوئی معنے نہیں ہونے چاہئیں حور کے لفظ کے جس کی تائید خود قرآن کریم کی آیات نہ کرتی ہوں اور اگر وہ معنی ہم کریں جس کی تائید قرآن کریم کی آیات کر رہی ہیں تو کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی، کوئی فساد نہیں پیدا ہوتا، کوئی اعتراض نہیں پیدا ہوتا۔

قرآن کریم میں چار سورتوں میں چار آیات میں حور کا لفظ استعمال ہوا ہے اور میں سورۃ کا نمبر یعنی قرآن کریم میں کس جگہ وہ آئی ہے ترتیب سے دوں گا تا کہ وہ لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں ان کو بعض مسائل اور بھی معلوم ہو جائیں۔

سورہ طور! یہ ۵۲ ویں سورۃ ہے اور اس کی اکیسویں آیت میں حور کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اس سے پہلے جو مضمون چل رہا ہے وہ میں نے عربی کے الفاظ تو نہیں لئے سمجھانے کے لئے اس کا ترجمہ لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن متقی جنتوں میں نعمتوں میں ہوں گے جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا اس پر خوش ہوں گے اور ان کا رب دوزخ کے عذاب سے ان کو بچالے گا۔ اس میں بہت ساری چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسلام میں دوزخ کا جو تصور ہے یعنی دکھ اور درد اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی وغیرہ اس قسم کا کوئی احساس جنتی کو نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ خوش ہوگا ان سے ان کو خوش رکھے گا۔ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہر آن ان پر نازل ہوں گی وہ پائیں گے وہی جو خدا چاہے گا اور جو خدا چاہے گا اس میں وہ خوشی محسوس کریں۔ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہی

سب سے بہتر ہے۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص:۲۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک وقت میں یہ دعا کی تھی اور دوزخ کے عذاب سے وہ بچالئے جائیں گے۔ ان کو کسی قسم کی کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچے گی جنت میں۔ خدا تعالیٰ انہیں کہے گا کھاؤ اور پیئو اور یہ کھانا پینا ھَنِیْٓـًٔا برکت والا ہوگا۔ چربی نہیں چڑھائے گا تمہارے جسموں پر جیسے اس دنیا میں ہو جاتا ہے غلطی کر کے یعنی متوازن غذا، ضرورت کے مطابق غذا ان کو ہر وقت ہر آن ضرورت کے مطابق غذا ملے گی۔ احادیث میں آتا ہے کہ مومن جنت میں ہر روز ترقی کر رہا ہے روحانی طور پر۔ اس کے لئے جس غذا، جس چیز کی بھی ضرورت ہوگی ملے گی۔ ہمیں کچھ نہیں پتا وہاں کیا ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں لیکن ملے گی ہر وہ چیز انہیں جو برکت والی ہوگی اور انتخاب خدا تعالیٰ کرے گا۔ وہ انسان نہیں کرے گا کہ غلطی کا احتمال ہو۔ تو بڑی عظیم زندگی ہے جس میں کھانے پینے کا انتخاب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا جائے گا اور اپنی تمام برکتوں کے ساتھ وہ کھانے ان کو مہیا کئے جائیں گے اور برکتوں کے وارث ہوں گے اور رحمتوں سے انہیں نوازا جائے گا۔ اور یہ اس لئے ہوگا (بڑا اہم ہے یہاں یہ بیان) کہ تم جو اعمال اس ورلی زندگی میں کرتے رہے ہو خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کر لیا۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے ہمارے لئے کہ ہم دعا کے ساتھ اور خدا پر توکل اور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے ایسے اعمال اپنی اس زندگی میں کرنے کی کوشش کریں جو ضائع نہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول کرنے والا ہو کیونکہ جو نئی زندگی وہاں شروع ہوگی اس کو ان آیات میں اس طرح شروع کیا کہ تمہیں جنت ملے گی، تمہیں نعمت ملے گی۔ تمہیں جو کچھ ملے گا اس کا انتخاب خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا جائے گا جو کچھ ان کا رب ان کو دے گا اس کے نتیجہ میں ان کے لئے خوشی کے سامان پیدا ہوں گے اور ہر قسم کی تکلیف سے انہیں بچالیا جائے گا۔ پھر ذرا اور کھل کے تفصیل آئی۔ کھاؤ اور پیئو اور یہ کھانا پینا ھَنِیْٓـًٔا برکت والا ہوگا اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے پہلی زندگی میں تمہارے جو اعمال صالحہ اخلاص کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ کئے گئے تھے ان کو قبول کر لیا اور یہ برکتیں اور رحمتیں جو جنت میں نازل ہوں گی وہ پوشیدہ نہیں ہوں گی بلکہ وہ فضا جو ہے وہ ہر انسان پر نازل ہونے والی رحمتوں سے معمور ہوگی۔ وہ

صف بصف بچھے بچھپر کھٹوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے آمنے سامنے بھی۔ دوسری جگہ فرمایا۔ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ (الدّخان:۵۵) پہلے تو میں نے بتایا نا تمہید بتائی تھی کہ یہ جنت ہے یہ اس کا نقشہ ہے اور ہم ان کی ازواج کو حور بنا دیں گے۔ حور کو اللہ تعالیٰ ان سے ازدواجی رشتہ سے باندھ دے گا۔ حور کی صفات بہت جگہ بیان ہوئی ہیں کچھ میں آگے بھی بیان کروں گا۔ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ہم ان کو ازدواجی رشتہ میں باندھیں گے ایسی جوان عورت کے ساتھ جو ''حور'' ہوگی روحانی آنکھ رکھنے والی ہوگی اور خوبصورت اس کی آنکھیں ہوں گی اور یہ نتیجہ اس سے بھی نکلتا ہے کہ اگلی آیت میں ہے کہ ان کے ساتھ جنتوں میں ان کی اولاد کو بھی جمع کریں گے یعنی جنت میں جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کی اولاد نیک عمل کرنے والی ہے لیکن اس مقام کو پہنچنے والی نہیں جہاں باپ پہنچا (ویسے بعض دوسرے سوال دماغ میں آجائیں گے جن کو قرآن نے حل کیا ہے اس وقت ان کا ذکر نہیں کروں گا ورنہ دیر ہو جائے گی) ان کے ساتھ جنت میں میں ان کی اولاد کو بھی جمع کروں گا۔ اس میں بیوی کا ذکر کیوں چھوڑ دیا اس واسطے کہ زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ پہلی آیت میں آچکا تھا۔ نوجوان، خوبصورت، خوبصورت آنکھوں والی، ہر وہ چیز دیکھنے والی جس کا دیکھنا ایک جنتی کے لئے اپنی ارتقا اور اپنی خوشی کے لئے ضروری ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیک صالح عورتیں فوت ہوتی ہیں ان میں سے بہت سی بہت بوڑھی ہوتی ہیں ان سے چلا بھی نہیں جاتا۔ بڑھاپے کا شکار، بہت سی ایسی ہوتی ہیں جو خوبصورت نہیں ہوتیں۔ کچھ بدصورت بھی ہوتی ہیں جانے والی لیکن جنت میں جا کے ساری خوبصورت بن جائیں گی جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا مومنہ سے کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی۔ تو اس نے رونا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ میں کہاں مروں کھپوں گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم نہیں جاؤ گی۔ میں نے یہ کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی۔ تم جوان ہونے کی حیثیت میں وہاں جاؤ گی تو جب بوڑھی وہاں جوان ہونے کی حیثیت میں جائے گی تو بدصورت وہاں خوبصورت حیثیت میں جائے گی۔ جو لنگڑی لولی یہاں سے گئی ہے وہاں صحت مند اعضا، بھرپور نشوونما کے ساتھ اس دنیا

کے لحاظ سے جس کی تفصیل کا ہمیں پتا نہیں اس لحاظ سے جائے گی تو زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ کہ ان کے ساتھ ازدواجی رشتہ میں باندھا جائے گا بڑھیا سے نہیں جس حالت میں اس نے اس دنیا میں چھوڑی اپنی بیوی بلکہ حورٌ عِینٌ کے ساتھ جو جوان بھی ہوگی، خوبصورت بھی ہوگی، نیک بھی ہوگی۔ بہت تفصیلات قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ بہرحال یہاں ''حور'' کا لفظ آیا ہے اور ''حور'' کا لفظ زوج کی حیثیت سے آیا۔

جنتی کی زوج، حور! یہ ۵۲ویں سورۃ ہے۔اس سے پہلے ۴۴ویں سورۃ ہے (الدخان) وہ آیت اب میں پڑھ دیتا ہوں۔ یہ سورۃ دخان ۴۴ویں سورۃ ہے جو ۵۲ویں سورۃ سے پہلے ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے متقی امن والے مقام میں ہوں گے۔ اگلی سورۃ میں یہ تھا کہ متقی مومن جنتوں میں نعمتیں حاصل کرنے والے ہوں گے۔ پہلے یہ سورۃ دخان جو ترتیب کے لحاظ سے پہلی آیت ہے قرآن کریم میں جہاں ''حور'' کا لفظ آیا ہے اس کے آگے پیچھے جو مضمون ہے وہ ۴۴ویں سورۃ اور ۵۵ آیت میں ہے کہ متقی امن والے مقام میں ہوں گے۔ جنتوں میں، چشموں میں، ریشم اور تافتہ پہنیں گے یعنی ان کا لباس ایسا ہوگا جو لباس کے مس سے وہ روحانی راحت حاصل کر رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے ہوں گے۔

كَذٰلِكَ ایسا ہی ہوگا کوئی شبہ نہ کرے وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ اور ہم بڑی آنکھوں والی، سیاہ آنکھوں والی نوجوان نیک عورتوں سے ان کی شادی کریں گے یعنی ان کی بیوی اس حالت میں ان کو ملے گی کہ بڑھیا نہیں ہوگی لولی لنگڑی نہیں ہوگی، معذور نہیں ہوگی، کم عقل نہیں ہوگی، اپنی زندگی سے پیار نہ کرنے والی اور نشوونما کی خواہش نہ رکھنے والی نہیں ہوگی بلکہ اس کی تو خواہش یہ ہوگی کہ صبح کی جو کیفیت ہے شام کو اس سے بڑھ کے ہو جیسا کہ احادیث میں آیا ہے یہ بیوی (حور عین) جوان اور پاک باز ہوگی۔

ان دو آیتوں میں حور کے ساتھ زَوَّجۡنَا آ گیا۔اب یہ تو نہیں کہ جہاں بھی اللہ تعالیٰ لفظ ''حور'' کو استعمال کرے ضرور وہاں یہ دہرائے کہ زَوَّجۡنٰهُمۡ وہ بیوی ہے جنتی کی۔ تلاوت قرآن کریم کرنے والے کے سامنے پہلے دو سورتیں ایسی آئیں سورۃ دخان اور سورۃ طور جن میں بتا دیا گیا کہ جس کو ہم حور کہتے ہیں وہ جنتی کی بیوی ہے۔ جہاں بھی حور کہیں گے وہ جنتی

کی بیوی ہوگی۔

سورۃ رحمان میں جنت کے متعلق بتایا۔ ان باغوں میں نیک اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ جنت باغ کو کہتے ہیں۔ جنت میں باغ بھی ہوں گے، محل بھی ہوں گے، سارا کچھ ہوگا۔ جو چاہیں گے پائیں گے۔ جنت کے باغات میں نیک اور خوبصورت عورتیں ہوں گی زوج کی حیثیت میں۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ (الرحمان:۷۳) حوریں کالی آنکھوں والی اور خیموں میں بھی وقت گزارنے والی۔ یہ نہیں کہ ہر وقت وہ خیموں میں ہی رہنے والی ہیں۔ خیموں میں بھی وقت گزارنے والی، نیچی نگاہوں والی، شرم وحیا سے معمور، پاکباز۔ یہ آیات قرآنی میں ہے اس کا ترجمہ میں بتا رہا ہوں گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت اور مرجان تمثیلی زبان میں مثال دی ہے کہ عورت یاقوت اور مرجان کی طرح ہے۔ یاقوت سرخی کی طرف اشارہ اور مرجان ایک ایسی سفیدی جس میں سرخی بھی جھلک رہی ہے یعنی ان کی خوبصورتی، سفیدی میں سرخی جھلک رہی ہے۔ ان کی خوبصورتی سفیدی (اطمینان) سرخی (جوش) اطمینان میں آگے بڑھنے کی خواہش جھلک رہی ہے۔

اب حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ میں کوئی ضرورت نہیں تھی زَوَّجْنَا کے دہرانے کی یہ ترتیب وار جو آگے پیچھے آئی ہیں سورتیں، پہلی دو سورتوں میں اعلان ہو چکا ہے کہ وہ زوج ہے جنتی کی۔ اب یہاں یہ کہا کہ جس کو ہم نے زوج کہا حورعین ہی نہیں بلکہ وہ نیچی نگاہوں والی اور پاکباز عورتیں ہیں۔ گناہ بخشے جائیں گے تبھی تو وہ جنت میں پہنچیں گی۔

چوتھی آیت سورۃ واقعہ میں ہے جو ۵۶ ویں سورۃ ہے۔ میں ایک دفعہ یہاں دوہرا دوں سورتوں کے نمبر پہلی سورۃ اس ترتیب میں قرآن کریم کی ۴۴ ویں، دوسری ۵۲ ویں، تیسری ۵۵ ویں، چوتھی ۵۶ ویں۔ ان چار سورتوں میں حور کا لفظ آیا ہے۔ پہلی دو سورتوں میں یہ اعلان کیا کہ وہ جنت کی زوج ہیں۔ پھر اگلی دو ہیں ان میں اس اعلان کی ضرورت نہیں بلکہ اس حور کی جس کو زوج کہا گیا صفات بیان کی گئیں اور سورۃ رحمان میں کہا کہ شرم وحیا والی ہیں۔ نیچی نگاہوں والی ہیں۔ اس واسطے کھلے باغات نہیں بلکہ ان کے لئے خیموں کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور حفاظت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ سورۃ واقعہ میں ہے وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ (الواقعة:۲۳، ۲۴)

کالی پتلیوں والی، بڑی بڑی آنکھوں والی، جو محفوظ موتیوں کی طرح ہوں گی۔ نیک اور پاکباز، یہ ان کی صفات ہوگئیں۔ اور بھی کچھ صفات ہیں ان ازواج کی جو میں نے نہیں لیں۔

اب اگر کوئی شخص حور کے معنی یہ کر لے کہ وہ زوج نہیں اس دو دفعہ کے اعلان کے بعد کہ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ تو وہ درست نہیں ہوگا۔ اس واسطے محض قرآن کریم کا ترجمہ غیروں میں، غیر مسلموں میں پہنچانا کافی نہیں جب تک یہ ساری احتیاطیں نہ برتی جائیں کہ کوئی ایسا ترجمہ یا تفسیر نہ ہو دوسری آیات نہ کر رہی ہوں جس کی توثیق بلکہ قرآن کریم خود اپنا مفسر ہے۔ قرآن کریم کو نازل کرنے والے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ جتنا مرضی غور کرلو اس کائنات میں تمہیں میری صفات کے جلوؤں میں کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے ہم علی الاعلان عیسائی دنیا جو ابھی قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکی اور دوسرے غیر مسلموں کے سامنے یہ اعلان کیا کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں یہ اعلان ہوا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں میں تمہیں کوئی تضاد نہیں نظر آئے گا اس لئے اس بات پر بھی ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ وہ جو خدا کا کلام ہے (اور خدا کے جلوے کبھی کلام کی صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں، اس کی ایک صفت کلام کرنے والے کی بھی ہے) اس کے کلام میں بھی کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا کہ کہیں کچھ لکھا ہو اور کہیں کچھ لکھا ہو۔ سارا قرآن کریم شروع سے آخر تک ایک منطقی مجموعہ ہے ہر چیز اپنی جگہ پر ہے۔ کوئی چیز بے موقع نہیں ہے۔ کوئی چیز بے مقصد نہیں ہے۔ کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہے۔ کوئی چیز بے غرض نہیں ہے۔ ہر چیز اپنی جگہ پر ہے اور وہیں ہونی چاہیئے اور تضاد نہیں ہے (Ideas) جو ہیں وہ معانی ہیں قرآن کریم کے وہ ایک دوسرے سے دست بگریبان نہیں ہیں۔ لڑائی نہیں ان کی ہو رہی بلکہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہوئے ہماری روح اور ہمارے سینے کے اندر وہ اپنی نورانی شعاعوں سے دھنستی چلی جاتی ہیں اور گند ہمارا دور کرتی اور نور ہم میں پیدا کرتی اور حسن کے جلوے ہمیں دکھاتی اور ہمارے اخلاق میں حسن پیدا کرتی چلی جاتی ہیں تا کہ ہم جب قرآن کریم کو ان لوگوں کے سامنے پیش کریں تو ہمارا عملی نمونہ بھی قرآن کریم کی تعلیم کی تائید کر رہا ہو یہ بڑی زبردست ذمہ داری ہے جماعت احمدیہ اور اس کے افراد پر کہ ایسے افعال نہ کیا کرو۔ ایسی حرکتیں نہ کیا کرو، ایسی بداعمالیاں نہ کیا کرو کہ تمہاری وجہ سے ہمارا قرآن

بدنام ہو دنیا میں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور خدا ہمیں یہ توفیق دے کہ ہمارے دل میں جو یہ خواہش ہے کہ جلد سے جلد نوعِ انسانی کے ہاتھ میں ہم قرآن کریم مع اس کے معانی کے رکھ سکیں، ہماری یہ خواہش جلد پوری ہو۔ درجہ بدرجہ کام ہوگا اس میں شک نہیں لیکن درجات کے فاصلے زمانی لحاظ سے بُعد والے نہ ہوں بلکہ جلد جلد یہ سارے کام ہوتے چلے جائیں اور دنیا کی نسل قرآن کریم کے نور سے محرومی کی حالت میں اس دنیا کو چھوڑنے والی نہ ہو۔ ہمارے اوپر یہ ذمہ داری ہے ورنہ خدا کہے گا کہ تمہیں ہم نے حکم دیا تھا کہ اگر دعویٰ ہے خدا تعالیٰ کے پیار اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تو جو چیز خدا نے بھیجی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ کافۃ للناس اور رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے، کیوں نہیں تم نے وہ نوعِ انسانی نے ہاتھ میں وہ چیز پہنچائی؟

پس دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کسی اور چیز کی طاقت دے یا نہ دے، کسی اور کام کے لئے ہمیں دولت دے یا نہ دے لیکن قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے طاقت بھی دے اور دولت بھی دے اور ہمیں کامیاب بھی کرے اور ہماری کوشش کو قبول بھی کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ہماری جھولیاں بھر دے بڑوں کی بھی اور چھوٹوں کی بھی، مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۱ تا ۶)